ہفتہ وار رسالہ: 228
WEEKLY BOOKLET-228

حضرتِ آدم علیہ السلام کے بارے میں دلچسپ معلومات

صفحات 17

پیشکش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حضرت آدم علیہ السّلام کے بارے میں دلچسپ معلومات

دُعائے عطار: یا ربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ **"حضرتِ آدم علیہ السّلام کے بارے میں دلچسپ معلومات"** پڑھ یا سُن لے، اُسے حضرتِ آدم علیہ السّلام کے فیضان سے مالا مال فرما اور اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک نے جب حضرتِ آدم علیہ السّلام سے حضرتِ بی بی حوّا رضی اللہ عنہا کو پیدا فرمایا تو حضرتِ آدم علیہ السّلام نے اُن کی طرف دستِ محبّت بڑھانے کا ارادہ کیا تو فرشتوں نے عرض کی: اے آدم! علیہ السّلام، ٹھہر جائیں، پہلے اِن کا مہر ادا کریں۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا: اِن کا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے عرض کی: ان کا مہر یہ ہے کہ آپ ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر تین یا دس مرتبہ درودِ پاک پڑھیں۔ چنانچہ آپ علیہ السّلام نے درود پڑھا اور فرشتوں کی گواہی سے آپ علیہ السّلام کا حضرتِ بی بی حوّا رضی اللہ عنہا سے نکاح ہو گیا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہر موجود چیز کے لیے وسیلہ ہیں یہاں تک کہ اپنے والد حضرتِ آدم علیہ السّلام کا بھی وسیلہ ہیں۔

(تفسیرِ صاوی، پ 5، النساء، تحت الآیۃ: 1، 2 / 355، شرح الزرقانی علی المواھب، 1 / 101 ماخوذاً)

حوا سے جب آدم کا عہد مہر دُرود ہوا
آدم سے وہ نورِ خدا زوجہ کو تفویض ہوا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سب سے پہلے انسان اور پہلے رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم نے زمین و آسمان بنانے سے پہلے فرشتوں کو پیدا فرمایا پھر جنّات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا اور اِن کے بعد انسان کو پیدا کیا گیا۔ سب سے پہلے انسان اللہ پاک کے پیارے پیارے نبی حضرتِ آدم علیہ السّلام ہیں اور آپ پہلے رسول بھی ہیں جو شریعت لے کر اپنی اَولاد کی جانب بھیجے گئے۔ حضرتِ نوح علیہ السّلام کو اَوّلُ الرُّسُل اِس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ علیہ السّلام کفر و شرک پھیلنے کے بعد سب سے پہلے مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ (نزہۃ القاری، 5/52 مفہوماً) حضرتِ آدم علیہ السّلام پہلے خلیفۃُ اللہ بھی ہیں جیسا کہ پارہ 1، سورۃ البقرۃ آیت نمبر 30 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةًؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

اِس آیت کی تفسیر میں ہے: خلیفہ اُسے کہتے ہیں جو اَحکامات جاری کرنے اور دیگر اختیارات میں اَصل کا نائب ہوتا ہے۔ اگرچہ تمام انبیا علیہم السّلام اللہ پاک کے خلیفہ ہیں لیکن یہاں خلیفہ سے حضرتِ آدم علیہ السّلام مُراد ہیں اور فرشتوں کو حضرتِ آدم علیہ السّلام کی خِلافت کی خبر اِس لیے دی گئی کہ وہ اِن کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت معلوم کریں اور اُن پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ اُن کو پیدائش سے پہلے ہی خلیفہ کا لقب عطا کر دیا گیا ہے اور آسمان والوں کو اُن کی پیدائش کی خوشخبری دی گئی۔ (تفسیر صراط الجنان، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 30، 1/96)

اللہ پاک اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سنّت

اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم اِس سے پاک ہے کہ اُسے کسی سے مشورے کی ضرورت ہو البتّہ یہاں خلیفہ بنانے کی خبر فرشتوں کو ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں دی گئی۔

اِس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اَہم کام کرنے سے پہلے اپنے ماتحت افراد سے مشورہ کر لیا جائے تاکہ اُس کام سے مُتعلّق اُن کے ذہن میں کوئی بات ہو تو اُس کا حل ہو سکے یا کوئی ایسی مفید رائے مل جائے جس سے وہ کام مزید بہتر انداز سے ہو جائے۔ اللہ پاک نے اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کرنے کا قرآنِ کریم میں حکم اِرشاد فرمایا۔ بے شک اللہ پاک کو فرشتوں اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے اَصحاب سے مشورہ کرنے کی حاجت نہیں ہے لیکن مشورہ کرنے کا فرمانا تعلیمِ اُمت کے لئے ہے تاکہ اُمت بھی اِس سنّت پر عمل کرے حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیتِ مبارکہ ﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِۚ﴾ (پ4، آل عمران:159) ترجَمۂ کنز الایمان: ”اور کاموں میں اِن سے مشورہ لو“ نازل ہوئی تو نبیِ رَحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مشورے سے مُستغنی (بے پرواہ) ہیں لیکن اللہ پاک نے مشورے کو میری اُمت کے لئے رحمت بنادیا ہے۔

(شعب الایمان، 6/76، حدیث:7542)

سنّت کے تین حروف کی نسبت سے مشورے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفےٰ

﴿1﴾ جو شخص کسی کام کا اِرادہ کرے اور اُس میں کسی مسلمان شخص سے مشورہ کرے اللہ پاک اُسے دُرست کام کی ہدایت دے دیتا ہے۔ (تفسیر درمنثور، 7/357)

﴿2﴾ جس نے مشورہ کیا وہ نادم (یعنی شرمندہ) نہیں ہو گا۔ (معجم اوسط، 5/77، حدیث:6627)

﴿3﴾ جو بندہ مشورہ لے وہ کبھی بدبخت نہیں ہوتا اور جو بندہ خود رائے اور دوسروں کے مشوروں سے مُستغنی (یعنی بے پروا) ہو وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوتا۔

(تفسیر قرطبی، پ4، آل عمران، تحت الآیۃ:159، 2/193)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

حضرتِ آدم علیہ السّلام کی پیدائش

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے حضرتِ آدم علیہ السّلام کو بغیر ماں باپ کے مٹّی سے پیدا فرمایا ہے، آپ کی پیدائش کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ اللہ پاک نے حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام کو حکم اِرشاد فرمایا کہ زمین سے ایک مٹھی مٹّی اُٹھا کر لاؤ۔ حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام نے زمین سے مٹّی اُٹھانی چاہی تو زمین نے اِس کا سبب پوچھا۔ آپ نے سارا واقعہ بیان کیا، اِس پر زمین کہنے لگی: میں خدا کی پناہ چاہتی ہوں اِس بات سے کہ مجھ سے کچھ کم کیا جائے یا میری کوئی چیز خراب کی جائے، حضرتِ جبریل علیہ السّلام مٹی لیے بغیر واپس لوٹ آئے اور عرض کی: اے میرے رب! زمین نے تیری پناہ مانگی تو میں تیرے نامِ پاک اور تیری عزّت کا اَدب کرتے ہوئے واپس آگیا اور اُسے پناہ دے دی۔ پھر اللہ پاک نے حضرتِ میکائیل علیہ السّلام کو بھیجا تو اُنہوں نے بھی اُسے پناہ دے دی اور بارگاہِ الٰہی میں وہی عرض کی جو حضرتِ جبریل علیہ السّلام نے کی تھی۔ پھر اللہ پاک نے حضرتِ اِسرافیل علیہ السّلام کو بھیجا تو وہ بھی اِسی طرح واپس آگئے، پھر حضرت عزرائیل علیہ السّلام کو بھیجا، جب زمین نے اُن سے پناہ مانگی تو اِنہوں نے فرمایا: میں اِس بات سے اللہ پاک کی پناہ مانگتا ہوں کہ اُس کے حکم پر عمل کئے بغیر واپس چلا جاؤں۔ چنانچہ اُنہوں نے زمین سے مٹی لے لی تو اللہ پاک نے روح قبض کرنے کا کام بھی اِنہی کے ذمے لگایا کہ تم نے ہی اِس مٹی کو زمین سے الگ کیا ہے، تم ہی اِس کو مِلانا اور اِن کا نام مَلَکُ الموت یعنی موت کا فرشتہ رکھا گیا۔

(تفسیر نعیمی، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:30، 1 / 225، تفسیر عزیزی، 1 / 336)

کتنی قسم کی مٹیاں تھیں

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے آدم علیہ السّلام کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی

گئی لہٰذا اولادِ آدم زمین کے اندازے پر آئی ان میں سرخ سفید اور کالے اور درمیانے اور نرم وسخت پلید وپاک ہیں (ترمذی،4/444، حدیث:2965) بعض حضرات نے فرمایا کہ حضرتِ آدم علیہ السلام کی مٹی میں 60 قسم کے رنگ شامل تھے وہ تمام آپ کی اَولاد میں پائے جاتے ہیں۔(تفسیرِ صاوی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:30، 1/48)

حضرتِ آدم علیہ السّلام کو آدم کیوں کہتے ہیں؟

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے آدم کو جُمُعہ کے دِن عصر کے بعد پیدا فرمایا اور آپ کو اَدِیمُ الْاَرْض یعنی ظاہری زمین کی ایک مٹھی مٹّی سے پیدا فرمایا اِس لئے آپ کو آدم کہتے ہیں۔(تاریخ ابن عساکر،7/375) اور آپ کی اَولاد کو آدمی یعنی آدم والا کہتے ہیں۔

حضرتِ آدم علیہ السّلام کی کُنیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ آدم علیہ السّلام چونکہ تمام انسانوں کے والد ہیں اِس لئے آپ کی ایک کُنْیَت اَبُوالْبَشَر یعنی تمام انسانوں کے والد ہے، آپ علیہ السّلام کی ایک کُنْیَت ابو محمد بھی ہے اور جنّت میں بھی یہ کنیت آپ کی ہوگی جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جنّت میں کسی کی کنیت نہیں ہوگی سوائے حضرتِ آدم علیہ السّلام کے، اور آپ کی عزّت و تعظیم کے لئے جنّت میں کُنْیَت ابو محمد ہوگی۔(تاریخ ابن عساکر، 7/388)

زمین میں چشمے کیسے جاری ہوئے؟

ایک روایت میں ہے کہ جب اللہ پاک نے حضرتِ آدم علیہ السّلام کو پیدا فرمانے کا اِرادہ کیا تو زمین سے فرمایا: میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا فرمانے لگا ہوں تو جس نے میری فرمانبرداری کی اُسے میں جنّت میں داخل کروں گا اور جس نے میری نافرمانی کی اُسے میں جہنَّم میں ڈال دوں گا تو زمین نے عرض کیا: اے میرے رب! کیا تُو مجھ سے ایسی مخلوق کو

پیدا فرمائے گا جو جہنّم میں جائے گی تو اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ہاں، اِس پر زمین اِس قدر روئی کہ چشمے جاری ہوگئے اور یہ قیامت تک جاری رہیں گے۔

(تفسیر صاوی، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 30، 1/ 49)

میت کو خوشبو کیوں لگاتے ہیں؟

اللہ پاک کی بارگاہ میں زمین نے عرض کی: یااللہ پاک! مجھ سے مٹّی اُٹھانے سے میری مٹی کم ہوگئی ہے، اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: گھبراؤ مت، (جب کوئی انسان) تجھ میں واپس آئے گا تو پہلے سے زیادہ حسین و خوشبودار ہوگا یہی وجہ ہے کہ مُردے کو عِطر و مُشک سے خوشبودار کیا جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 31، 1/ 98)

انسان کی زندگی میں خوشیاں کم اور غم زیادہ کیوں؟

اللہ پاک کے حکم سے جب زمین سے مٹی جمع کرلی گئی تو اللہ پاک نے حکم ارشاد فرمایا کہ اِس کو وہاں رکھو جہاں آج خانۂ کعبہ ہے پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ اِس مٹی کا مختلف پانیوں سے گارا بنائیں۔ پھر اُس پر چالیس دِن بارش ہوئی، 39 دِن غم کی اور ایک دِن خوشی کی، اِسی لئے اِنسان کی زندگی میں خوشی کم اور غم زیادہ ہیں۔

(تفسیر نعیمی، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 30، 1/ 225)

کھجور، اَنگور اور اَنار کی پیدائش

حضرتِ آدم علیہ السّلام کا مبارک خمیر جس مٹی سے تیار ہوا اس سے بچ جانے والی مٹی شریف سے کھجور کا درخت بنایا گیا جیسا کہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کھجور کا اِحترام کرو کیونکہ یہ تمہارے والد حضرتِ آدم علیہ السّلام کی بچی ہوئی مٹی سے پیدا کی گئی ہے اور ایک

روایت میں ہے کہ کھجور، اَنار اور اَنگور کو حضرتِ آدم علیہ السّلام کی بچی ہوئی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔(فیض القدیر، 3/600، تحت الحدیث:3937)

حضرتِ آدم علیہ السلام کی مبارک صورت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضرتِ آدم علیہ السّلام کے مبارک وُجود کے لئے گارا بنالیا گیا تو اُسے ہواؤں کے ذریعے اِتنا خُشک کیا گیا کہ وہ بجنے والی مٹّی کی طرح ہوگیا جیسے ٹھیکری، پھر اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم اِرشاد فرمایا کہ اِس کو مکے اور طائف کے درمیان وادیِ نعمان میں عرفات کے پہاڑ کے نزدیک رکھ دو اِس کے بعد اللہ پاک نے اپنے دستِ قُدرت سے حضرتِ آدم علیہ السّلام کا وجود بنایا، فرشتوں نے پہلے کبھی ایسی خوبصورت شکل و صورت نہیں دیکھی تھی اس لیے وہ حضرتِ آدم علیہ السّلام کا مبارک وجود دیکھ کر بڑے حیران ہوئے اور اُن کے اِرد گرد تعجب سے دیکھتے رہے۔(تفسیر نعیمی، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ:30، 1/226 مفہوما)

ابلیس لعین کی بد نصیبی

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: حضور پُرنور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک نے جنت میں حضرت آدم علیہ السّلام کی صورت بنائی تو جب تک اُسی حالت میں رکھنا چاہا تو اُنہیں چھوڑے رکھا۔ ابلیس اُن کے آس پاس گردش کرنے لگا، وہ دیکھتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے تو جب اُس نے انہیں خالی پیٹ دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ ایسی مخلوق پیدا کی گئی ہے جو اپنے اوپر قابو نہ رکھے گی۔(یعنی یہ مخلوق شہوت اور غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے گی اور وسوسے آسانی سے دور نہ کرسکے گی۔)(مسلم، ص1079، حدیث:6649)(شرح السیوطی علی مسلم، 5/538، تحت الحدیث:2611)ایک اور روایت میں ہے کہ حضرتِ آدم علیہ السّلام کے مبارک وُجود کو دیکھ کر ابلیس نے یہ بھی کہا: ہاں، اِس کے سینے کی بائیں جانب ایک بند کوٹھڑی ہے یہ خبر نہیں کہ اِس میں کیا ہے شاید یہی وہ لطیفۂ ربّانی کی جگہ ہو جس کی وجہ سے

یہ خلافت کا حقدار ہوا ہے۔(تفسیر نعیمی،پ 1،البقرۃ،تحت الآیۃ:30، 1/226)ابلیس نے فرشتوں سے پوچھا اگر اِسے (یعنی حضرتِ آدم علیہ السّلام کو) تم سے اَفضل بنایا گیا تو تم کیا کرو گے؟ اُنہوں نے کہا: ہم اللہ پاک کا حکم مانیں گے، بدبخت شیطان لعین اپنے دل میں کہنے لگا اگر اِسے مجھ سے اَفضل بنایا گیا تو میں اِس کے تابع نہیں رہوں گا۔(تفسیر روح البیان،پ 1،تحت الآیۃ،البقرہ:31، 1/99)

مشہور غلط فہمی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرتِ آدم علیہ السّلام کے مبارک جسم میں روح ڈالنے سے پہلے شیطان نے اِن پر مَعاذَ اللہ تُھوکا تھا اوراِس تھوک سے کتا پیدا ہوا، اِس واقعے کے بارے میں حضرت مفتی وقارالدین رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کتا بننے کی یہ روایت بے بُنیاد اور لَغْو (یعنی فضول) ہے صحیح روایت میں اِس کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔(وقارالفتاویٰ، 1/ 344)

کتے کی اولادِ آدم سے محبّت کی وجہ

حضرتِ امام حکیم ترمذی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جب حضرتِ آدم علیہ السّلام کو زمین پر بھیجا تو شیطان نے درندوں کو آپ علیہ السّلام کے خلاف بھڑکا دیا، جس کے نتیجے میں کتّے نے سب سے پہلے آپ پر حملہ کیا۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السّلام اُترے اور عرض کی: "اپنا ہاتھ اس پر رکھیں۔" حضرت آدم علیہ السّلام نے ایسا کیا تو کتّا سکون میں آگیا، مانوس ہو گیا اور آپ کی حفاظت کرنے لگا، کتے کی طبیعت میں قیامت تک کے لئے اولادِ آدم کی محبت رکھ دی گئی۔(الامثال من الکتاب والسنۃ، ص27-28 ملتقطا)

جمعہ کو جمعہ کہنے کی وجہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جمعہ کے معنی ہیں مجتمع ہونا، مکمل ہونا، جمعہ کو جمعہ اِسی لیے کہتے ہیں کہ اِس دن میں حضرتِ آدم (علیہ السّلام) کے جسم شریف کی تکمیل ہوئی۔ فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: بہترین دن جس میں سورج نکلے وہ جمعہ کا دن ہے، اِسی

دن حضرتِ آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا گیا، اِسی دن اُنہیں (جنّت سے زمین پر) اُتارا گیا، اِسی دِن اُن کی توبہ قبول فرمائی گئی، اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ (ابوداود، 1/390، حدیث:1046) یہاں حضرت آدم علیہ السّلام کی پیدائش سے مراد یا تو ان کے جسم شریف کی تکمیل ہے، یا جسم شریف میں روح پھونکنا مراد ہے کیونکہ حضرتِ آدم علیہ السّلام کے جسم کی ساخت تو بہت عرصہ تک ہوتی رہی، ہر قسم کی مٹی پانی کا جمع فرمانا پھر اس کا خَمیر کرنا، پھر اعضاءِ ظاہری باطنی کا بنانا، پھر بہت روز تک سُکھانا، اِس میں بہت دن لگے، یہ ایک دن اور ایک ساعت میں نہیں ہوا۔ (مرآۃ المناجیح، 7/606)

دوشنبہ مصطفٰی کا جُمعۂ آدم سے بہتر ہے　　　سکھانا کیا لحاظِ حیثیت خُوئے تاَمُّل کو

الفاظ معانی: دوشنبہ: پیر شریف کا دِن۔ خوئے تاَمُّل: سوچنے کی عادت۔

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت بڑی پیاری بات فرمارہے ہیں کہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کی وجہ سے ساری کائنات کو پیدا کیا گیا آپ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یومِ وِلادت پیر شریف کا دِن حضرتِ آدم علیہ السّلام کے یومِ ولادت جمعہ کے دِن سے اَفضل ہے، سوچ وبچار کی عادت کو یہ سمجھانا مشکل نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو حضرتِ آدم علیہ السّلام کے بھی آقا اور سارے نبیوں کے سردار، شہنشاہِ ابرار ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

انسان کے جسم سے رُوح نکلتے وقت تکلیف کیوں ہوتی ہے؟

اللہ پاک نے جب رُوح کو حضرتِ آدم علیہ السّلام کے جسم میں داخل ہونے کا حکم اِرشاد فرمایا تو رُوح نے عرض کیا: یااللہ پاک! یہ جگہ نہایت گہری اور اندھیری ہے۔ تین بار حکمِ الٰہی ہوا اور تینوں بار روح نے یہی عرض کی تو اللہ پاک نے فرمایا: نہ چاہتے ہوئے داخل

ہو رہی ہے تو پھر نکلنے میں بھی سخت تکلیف ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان کے جسم سے روح نکلتی ہے تو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ1/ 100، البقرۃ، تحت الآیۃ: 31) تفسیرِ نعیمی میں ہے کہ بعض روایات میں ہے: تب نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے وہ مبارک قالب (یعنی وجود) جگمگا دیا گیا یعنی وہ نور پیشانیِ آدم علیہ السّلام میں امانت رکھا گیا اب روح آہستہ آہستہ داخل ہونے لگی۔ (تفسیرِ نعیمی، 1/226)

سب سے پہلے چھینک کس کو آئی

سب سے پہلے روح سرِ مبارک میں داخل ہوئی تو حضرتِ آدم علیہ السّلام کو چھینک آئی، اللہ پاک نے آپ کے دِل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کا اِلہام فرمایا تو آپ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھا اِس پر خود اللہ کریم نے یَرْحَمُکَ اللہ فرمایا۔[1] جب روح کمر شریف تک پہنچی تو آپ علیہ السّلام نے اُٹھنا چاہا مگر نیچے تشریف لے آئے کیونکہ نیچے کے حصے تک اَبھی روح نہیں پہنچی تھی، جب تمام جسم میں روح پہنچ گئی تو اللہ پاک نے آپ کو اِرشاد فرمایا: اے آدم! میں کون ہوں؟ حضرتِ آدم علیہ السّلام نے عرض کیا: تُو اللہ ہے تیرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: تم نے صحیح کہا۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 7/385) ترمذی شریف میں ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو اِرشاد فرمایا: اے آدم! فرشتوں کی اِس بیٹھی ہوئی جماعت کے پاس جاؤ اور کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم۔ چنانچہ انہوں نے ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم“ کہا تو فرشتوں نے جواب دیا: عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ پھر آپ علیہ السّلام اللہ پاک کی بارگاہ میں واپس حاضر ہوئے تو اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آپس میں سلام ہے۔

(ترمذی، 5/ 241، حدیث: 3379)

---

[1] ... اب بھی چھینکنے والے کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہئے اور سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً ”یَرْحَمُکَ اللہ“ کہے۔ (بہارِ شریعت، 3/ 477، حصہ: 16)

خزائن العرفان صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سنتِ مؤکدہ لکھا ہے۔ (550 سنّتیں اور آداب، ص36)

سلام کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے یہ بھی پتا چلا کہ سلام کرنا بہت پُرانی سنّت ہے، فیضانِ سلام عام کریں اور خوب رحمتِ خداوندی سے حصہ پائیں، اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی سنّتیں عام کرتی اور گھر گھر سنت کا پیغام پہنچاتی ہے۔72نیک اعمال کے رسالے میں نیک عمل نمبر30 ہے:"کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے مُسلمانوں کو سلام کیا؟"

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں　　تری سنّتیں سکھانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آنکھ، کان اور ناک میں قدرت کے کرشمے

عظیم تابعی بُزرگ، اہلِ بیتِ اَطہار کے روشن چراغ، حضرتِ امام جَعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے دادا (حضرتِ امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ) سے رِوایت کرتے ہیں کہ حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ پاک نے اپنے فَضل وکَرم سے ابنِ آدم(یعنی اِنسان) کی آنکھوں میں "نمکینی" رکھی کیونکہ یہ دونوں چربی کے ٹکڑے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ پگھل جاتے۔ اللہ پاک نے اِبْنِ آدم پر مہربانی کرتے ہوئے اِس کے کانوں میں "کَڑواہٹ" رکھی، جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رُکاوٹ ہے کیونکہ اگر کوئی کیڑا کان میں داخل ہو جائے تو دِماغ تک پہنچ جائے لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے۔ اللہ پاک نے اپنی رَحمت سے اِبْنِ آدم کے ناک کے سوراخوں میں "حَرارت" (یعنی گرمائش) رکھی جس سے وہ بُو سونگھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دِماغ بدبودار ہو جائے۔ اللہ پاک نے اِبْنِ آدم پر فضل واِحسان کرتے ہوئے اِس کے ہونٹوں میں "مِٹھاس" رکھی جس کے ذریعے وہ ذائقہ چکھتا ہے اور لوگ اِس

کی گفتگو کی مِٹھاس سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں۔“

(حلیۃ الاولیاء، 3/229، رقم:3797، اللہ والوں کی باتیں، 3/285)

کون فرمانبرداری کرتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے جب حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السّلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے کہا: اللہ پاک ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائے گا جو ہم سے زیادہ علم والی اور بارگاہِ الٰہی میں ہم سے زیادہ عزت والی ہو۔ فرشتے حضرتِ آدم علیہ السّلام کے ذریعے آزمائے گئے اِسی طرح اللہ پاک بندوں کو آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ کون فرمانبرداری کرتا اور کون نافرمانی کرتا ہے اور جو دُنیا و آخرت کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے وہ ایک کی دوسرے پر فضیلت جان لیتا ہے اور پہچان لیتا ہے کہ دنیا آزمائش کا گھر اور فنا ہونے والی ہے جبکہ آخرت بدلے کا ہمیشہ باقی رہنے والا گھر ہے، لہٰذا (اگر تم طاقت رکھتے ہو تو) ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو دنیا کی ضرورت کو آخرت کی ضرورت کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں اور نیکی کی توفیق اللہ پاک ہی کی طرف سے ملتی ہے۔

(تفسیر طبری، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:30، 1/242، تفسیر در منثور، البقرۃ، تحت الآیۃ:219، 1/611 ملتقطاً)

حضرتِ آدم علیہ السلام کا قد مبارک

بُخاری شریف میں ہے: حضرتِ آدم علیہ السّلام کا (مبارک) قد 60 گز (یعنی 90 فٹ) تھا۔ جو بھی جنّت میں جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السّلام کی صورت پر ہو گا اور اُس کا قد 60 گز ہو گا پھر حضرتِ آدم علیہ السّلام کے بعد اَب تک مخلوق (قدو قامت میں) کم ہوتی رہی ہے۔

(بخاری، 4/164، حدیث:6227)

حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: جنّت میں صِرف انسان ہی جائیں گے، جانور یا جنّات نہ جائیں گے اور تمام جنّتی انسان آدم

علیہ السّلام کی طرح حسین و جمیل تندرست ہوں گے کوئی بدشکل یا بیمار نہ ہوگا اور سب کا قد 60 ہاتھ ہوگا کوئی اِس سے کم یا زیادہ نہ ہوگا، دُنیا میں خواہ پَسْت (یعنی چھوٹا) قد تھا یا دراز (یعنی لمبا) قد، بچہ تھا یا بوڑھا، مگر یہ کمی صرف دنیا میں ہے آخرت میں جنت میں پوری کر دی جاوے گی۔ (مرآۃ المناجیح، 6/313-314 ملتقطا)

اے عاشقانِ رسول! بظاہر اتنا لمبا قد ہونا عجیب اور نا ممکن معلوم ہوتا ہے لیکن اللہ پاک کی قدرت پر نظر کی جائے تو نہ یہ عجیب ہے اور نہ ہی نا ممکن، کیونکہ اللہ پاک اتنے لمبے قد والا انسان بنانے پر بالکل قادِر ہے۔

ہے پاک رُتبہ فکر سے اُس بے نیاز کا کچھ دَخل عقل کا ہے نہ کام اِمتیاز کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

سب سے اَفضل مخلوق

عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ سعید بن جُبَیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اولادِ آدم کا آپس میں اِس بات پر جھگڑا ہوا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والی مخلوق کونسی ہے؟ بعض نے کہا: حضرتِ آدم علیہ السّلام کیونکہ اللہ پاک نے اِنہیں اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا، فرشتوں کو اِن کے سامنے سجدہ کروایا۔ بعض نے کہا: اللہ پاک کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والی مخلوق فرشتے ہیں جو اُس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ دوسروں نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان اِس بات میں حضرتِ آدم علیہ السّلام فیصلہ کریں گے پھر اُنہوں نے حضرتِ آدم علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اِس بات کا سوال کیا تو آپ نے اِرشاد فرمایا: میرا بیٹا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ اللہ پاک نے جب میرے اَندر روح پھونکی اور روح میرے قدموں تک پہنچ گئی تو میں اطمینان کے ساتھ بیٹھ گیا، پھر میرے لئے عرش کی بجلی چمکی اور میں نے عرش پر نظر کی تو اُس پر "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ" لکھا ہوا تھا

لہٰذا اللہ پاک کے نزدیک لوگوں میں سب سے افضل حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک ذات ہے۔(تاریخ ابن عساکر، 7/386، رقم:578)

ظاہِر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل　　اِس گُل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

(حدائق بخشش، ص208)

الفاظ معانی: گُل: پھول۔ صدا: آواز۔ ابوالبشر: تمام انسانوں کے والد حضرتِ آدم علیہ السلام

شرحِ کلامِ رضا: حضرتِ آدم علیہ السّلام ہمارے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو اِس طرح یاد فرمایا کرتے تھے یَاابْنِیْ صُوْرَۃً وَّمَعْنًی اَبِیْ یعنی اے میرے بیٹے آپ صورت میں میرے بیٹے ہیں لیکن حقیقت میں آپ میرے والد ہیں کیونکہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں بھی نہ ہوتا بلکہ کچھ بھی نہ ہوتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو　　جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(حدائقِ بخشش، ص178)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جنّتی اور جہنمی

اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں بتانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرتِ آدم کو پیدا فرمایا پھر اُن کی پیٹھ پر اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا تو اِس سے اُن کی اَولاد نکلی، اللہ پاک نے فرمایا: میں نے اِنہیں جنّت کے لئے پیدا فرمایا ہے یہ جنتیوں والے کام کریں گے پھر دوبارہ اُن کی پُشت پر ہاتھ پھیرا تو اِس سے اَولاد نکلی پھر فرمایا: میں نے انہیں جہنّم کے لئے پیدا کیا ہے یہ لوگ دوزخیوں والے کام کریں گے۔

(ترمذی، 5/52، حدیث:3086)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصے " حضرتِ آدم علیہ السّلام

کی پیٹھ پر سیدھا ہاتھ پھیرا" کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ عبارت مُتَشَابِہات میں سے ہے یعنی اُن کی پُشت مبارک پر توجہ قدرت فرمائی ورنہ رب ہاتھ کے ظاہری معنٰی اور داہنے بائیں سے پاک ہے، نُطفہ مرد کی پیٹھ میں رہتا ہے، اس لیے توجہ پشت پر فرمائی گئی۔

(مرآۃ المناجیح، 1/104)

حضرتِ داؤد علیہ السّلام کا حُسن

ایک اور روایت میں ہے: جب اللہ پاک نے حضرتِ آدم علیہ السّلام کو پیدا فرمایا اور اُن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو اُن کی پشت سے تا قیامت اُن کی اولاد کی روحیں نکلیں جنہیں اللہ پاک پیدا فرمانے والا ہے اور اُن میں سے ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک دی، پھر اُنہیں حضرتِ آدم علیہ السّلام پر پیش فرمایا، وہ بولے: اے رب یہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری اولاد، اِن میں ایک شخص کو دیکھا تو اُس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک پسند آئی۔ آپ نے عرض کیا: اے رب! یہ کون ہے؟ فرمایا: داؤد (علیہ السّلام)۔ عرض کیا: اے رب! اِن کی عمر کتنی مقرر فرمائی ہے؟ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: 60 سال۔ آپ نے عرض کیا: مولا! میری عمر میں سے چالیس سال اِنہیں بڑھا دے۔ (ترمذی، 5/53، حدیث: 3087)

کیا انسان پہلے بندر تھا

بانیِ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: کافی پُرانی بات ہے کہ میرا کسی دُنیوی پڑھے لکھے سے واسطہ پڑا۔ باتوں ہی باتوں میں نہ جانے اُسے کیا سُوجھی کہ تخلیقِ انسانی کے بارے میں بات کرنے لگا کہ قرآنِ پاک انسان کی پیدائش کے بارے میں کہتا ہے کہ حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السّلام سے انسان پیدا ہوا اور انہی سے انسان کی نسل چلی جبکہ ڈاروِن کہتا ہے کہ انسان بندر سے وجود میں آیا۔ اِس کے بعد اُس نے یہ بکا کہ "ڈارون کی

بات کچھ کچھ سمجھ آتی ہے۔'' یہ سن کر میں بالکل پریشان ہو گیا کہ اِس نے تو اپنے ایمان کا جنازہ اُٹھا دیا ہے کیونکہ اس نے قرآنِ پاک پر شک کیا اور کہا کہ ''ڈارون کی بات کچھ کچھ سمجھ آتی ہے۔'' قرآنِ کریم کے مقابلے میں کسی کی بات تھوڑی بھی کیوں سمجھ آئے؟ ایسی سمجھ کو چولہے میں ڈال دینا چاہیے، یہ کس کام کی ہے؟ بہر حال پھر میں نے موقع ملتے ہی اس کو سمجھا کر توبہ کروائی اور کلمہ پڑھایا کہ یہ بات تو اسلام سے خارج کر دینے والی ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 51)

تخلیقِ انسانی کے حوالے سے دُرست اور اسلامی عقیدہ

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انسانوں کی ابتدا حضرتِ آدم علیہ السّلام سے ہوئی اور اسی لئے آپ علیہ السّلام کو اَبُوالبَشَر یعنی انسانوں کا باپ کہا جاتا ہے۔ اور حضرتِ آدم علیہ السّلام سے انسانیت کی ابتدا ہونا بڑی قوی (یعنی مضبوط) دلیل سے ثابت ہے مثلاً دنیا کی مَردُم شُماری سے پتہ چلتا ہے کہ آج سے سو سال پہلے دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اِس سے سو برس پہلے اور بھی کم، تو اس طرح ماضی کی طرف چلتے چلتے اس کمی کی انتہا ایک ذات قرار پائے گی اور وہ ذات حضرت آدم علیہ السّلام ہیں یا یوں کہئے کہ قبیلوں کی کثیر تعداد ایک شخص پر جا کر ختم ہو جاتی ہیں مثلاً سیّد دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر اُن کی انتہا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ایک ذات پر ہو گی، یونہی بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا اختتام حضرتِ یعقوب علیہ السّلام کی ایک ذات پر ہو گا۔ اب اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام کنبوں، قبیلوں کی انتہا ایک ذات پر ہو گی جس کا نام تمام آسمانی کتابوں میں آدم ہے اور یہ تو ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک شخص پیدائش کے موجودہ طریقے سے پیدا ہوا ہو یعنی ماں باپ سے پیدا ہوا ہو کیونکہ اگر اس کے لئے باپ فرض بھی

کیاجائے توماں کہاں سے آئے اور پھر جسے باپ مانا وہ خود کہاں سے آیا؟ لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بِالیَقین وہ اِس طریقے سے ہٹ کر پیدا ہوا اور وہ طریقہ قرآن نے بتایا کہ اللہ پاک نے اُسے مٹی سے پیدا کیا جو انسان کی رہائش یعنی دنیا کا بنیادی جز ہے۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ جب ایک انسان یوں وجود میں آ گیا تو دوسرا ایسا وجود چاہیے جس سے نسلِ انسانی چل سکے تو دوسرے کو بھی پیدا کیا گیا لیکن دوسرے کو پہلے کی طرح مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا کرنے کی بجائے جو ایک شخصِ انسانی موجود تھا اسی کے وجود سے پیدا فرمادیا کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نَوع موجود ہو چکی تھی چنانچہ دوسرا وجود پہلے وجود سے کچھ کم تر اور عام انسانی وجود سے بلند تر طریقے سے پیدا کیا گیا یعنی حضرت آدم علیہ السّلام کی ایک بائیں پسلی اُن کے آرام کے دوران نکالی اور اُن سے اُن کی بیوی حضرتِ بی بی حوّا رضی اللہُ عنہا کو پیدا کیا گیا۔ چونکہ حضرتِ بی بی حوّا رضی اللہُ عنہا مرد وعورت والے باہمی ملاپ سے پیدا نہیں ہوئیں اِس لئے وہ اولاد نہیں ہو سکتیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ4، النساء، تحت الآیۃ: 1، 2/139 بتغیر قلیل)

فہرس

حضرت آدم علیہ السلام کی گریہ وزاری

حضرتِ بُرَیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر حضرت داؤد علیہ السلام اور تمام اہلِ زمین کی گریہ وزاری کا حضرت آدم علیہ السلام کے رونے سے مُوازنہ کیا جائے تو وہ آپ کی گریہ وزاری کے برابر نہ ہوگا۔“

(تاریخ ابن عساکر، 7/415)

978-969-722-274-2
01082263
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net